محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم

المکتبۃ السلفیۃ
شیش محل روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (احزاب پ ۲۲)

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء

فاضل مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع — حافظ احمد شاکر

مطبع — زاہد بشیر پرنٹرز۔ لاہور

ناشر — المکتبۃ السلفیۃ لاھور

کل صفحات — ۳۲

رمضان المبارک — ۱۴۰۹ھ

اپریل — ۱۹۸۹ء

اب آخری اینٹ کا مطلب صاف ظاہر ہو گیا کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، بعینہٖ یہی مثال مرزا نے دی ہے، کہ آنحضرتؐ "دیوار نبوت کی آخری اینٹ"

(سرمہ چشم آریہ مصنفہ مرزا صفحہ ۱۹۶/۱۹۶)

دوسری دلیل مرزائیہ

آنحضرتؐ نے فرمایا لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا

"اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔" معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا امکان ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز)

جواب

اول تو یہ حدیث ہی باطل ہے، جہاں سے مرزائیوں نے یہ نقل کی یعنی ابن ماجہ سے، وہیں اس کے حاشیہ پر لکھا ہوا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی بھی متروک ہے۔ اسی طرح حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ یہ شخص متروک الحدیث ہے اور تہذیب التہذیب (ص ۱۴۴ ج ۱) میں محدثین کے بہت سے اقوال اس کی تضعیف میں نقل کیے ہیں۔ غالباً اسی بنا پر علامہ نووی نے اس حدیث کو باطل قرار دیا ہے (تہذیب الاسماء واللغات ... مدارج النبوت ص ... ج ۲) شیخ عبدالحق لکھتے ہیں "اعتبار ے ... کی تائید کی ہے، اول تو وہ نقاد حدیث نہیں ان ... بلکہ وکثر ہے۔ لہٰذا یہ روایت قابل اعتبار نہیں۔

نوٹ:۔ صحیح الفاظ جو حضرت صلعم کے فرزند کی وفات کے متعلق منقول ہیں یہ ہیں: وَلَوْ قُضِيَ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ اِبْنُهٗ وَلٰكِنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ - یعنی اگر قضائے الٰہی میں یہ بات ہوتی کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا، لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی۔

پھر اس کا جھوٹی اور مردود ہونا یوں بھی ظاہر ہے کہ یہ قرآن پاک کے نصوص صریحہ کے مخالف ہے اور صدہا احادیث صحیحہ نبویہ مندرجہ صحاح ستہ مسلمہ فریقین و مقبولہ مرزا کے خلاف ہے۔

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔ ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا، اور قرآن شریف میں جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔"

(کتاب البریہ مصنفہ مرزا ص۱۸۴)

اعتراض } یہ حدیث ابن ماجہ میں ہے جو صحاح ستہ میں سے ہے، لہذا یہ حدیث صحیح ہے۔

الجواب } سبحان اللہ! کیا علمیت ہے کہ حدیث کی صحت کی دلیل یہ ہے کہ یہ ابن ماجہ میں ہے، صاحب علم حضرات سے مخفی نہیں کہ صحاح ستہ میں بھی بہت سی ضعیف روایات موجود ہیں۔

ابن ماجہ کا تو چھٹا درجہ ہے، (بلکہ بعض لوگ مثلاً علامہ ابن اثیر صحاح ستہ میں سنن ابن ماجہ کو شمار ہی نہیں کرتے، بلکہ موطا مالک کو شمار کرتے ہیں) مرزا صاحب بخاری اور مسلم میں بھی ضعیف حدیثیں بتاتے ہیں، مثلاً صحیح مسلم میں دمشقی منارے والی حدیث (جس کو نواس بن سمعان نے بیان کیا ہے) کو ضعیف شمار کرتے ہیں۔

" یہ حدیث وہ ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے، جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے" (ازالہ اوہام ص۲۲۰ و ص۱۵۸ ط۲)

صحیح بخاری میں ہے کہ مجھ کو یونس بن متیٰ پر فضیلت مت دو۔ مرزا صاحب اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام ص ۱۶۲-۱۶۳ ۲۵-۲۶ لاھوں

بخاری اور مسلم میں حدیث ہے کہ کفار نے آنحضرت صلعم پر جادو کر دیا تھا، مرزا صاحب اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو الحکم و بدر)

لہذا ثابت ہوا کہ کسی حدیث کا ابن ماجہ میں ہونا اس کی صحت کی دلیل نہیں۔

اعتراض } اس حدیث کے متعلق شہاب علی البیضاوی میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں، کیونکہ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور نیز ملا علی قاری نے اس کی تصحیح کی ہے۔ (موضوعات کبیر ص ۶۸-۶۹)

الجواب } اول تو وہ نقاد حدیث سے نہیں ہیں، ان کا مرتبہ اس فن میں کمتر ہے، آئمہ حدیث مثلاً حافظ ابن حجر عسقلانی و حافظ ابن عبد البر اور امام نووی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں، بلکہ امام نووی تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلعم پر بہتان عظیم ہے، دیکھیے موضوعات کبیر ص ۶۸۔ ابراہیم بن عثمان عبسی راوی کو ائمہ حدیث نے مجروح قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۲۴۲ جلد ۱) ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ وَالْجَرْحُ مُقَدَّمٌ عَلَى التَّعْدِيْلِ كَمَا فِي النُّخْبَةِ فَلَا يَنْفَعُهُ تَصْحِيْحُ بَعْضِ الْمُحَدِّثِيْنَ۔ جرح تعدیل پر مقدم ہوگی جیسا کہ نخبہ میں ہے۔ پس بعض محدثین کی تصحیح اس کی جرح کو دفع نہیں کر سکتی۔

اس لیے ملا علی قاری وغیرہ کی تصحیح قابل حجت نہیں۔ ملا علی قاری جہاں اس کو صحیح قرار دیتے ہیں، پہلے خود مانتے ہیں کہ امام نووی۔ ابن حجر اور ابن عبد البر نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ شہاب علی البیضاوی میں لکھا ہے کہ یہ حدیث

صحیح ہے تو یہ کافی نہیں کیونکہ تصحیح حدیث کے لیے پہلے جرح کا اطلاق مقدم ہے، صرف ابن ماجہ میں حدیث کا مذکور ہونا صحت حدیث کی دلیل نہیں۔

نیز بحث صورت مقدرہ میں ہے، یعنی اگر یہ حدیث صحیح ہو، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ختم نبوت کے منافی ہے جیسے لوکان موسیٰ حیًّا لما وسعہ الا اتباعی میں۔ کیونکہ اس سے ہرگز یہ مقصود نہیں کہ موسیٰؑ حضور کے بعد تشریف لا سکتے ہیں بلکہ یہ محض مفروضہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ حضور کے مرتبہ نبوت کو بیان کیا جائے، اسی طرح کونہٗ عاش ابراھیم سے مراد حضرت ابراہیمؑ کی فضیلت بیان کرنا ہے، نہ امکان نبوت، کیونکہ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر ص۲۰۲ پر صاف فرماتے ہیں،

دعوی النبوۃ بعد نبینا صلعم کفر بالاجماع

آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔

فافہم

تیسری دلیل مرزائیہ ہم درود شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی ویسی ہی رحمت طلب کرتے ہیں جیسی ابراہیمؑ اور اس کی آل پر ہوئی، یعنی دیگر رحمتوں کے ساتھ ساتھ نبوت بھی۔

الجواب (۱) اگر درود شریف پڑھنے سے تم لوگوں کا یہی مفہوم ہوتا ہے تو تم سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا شاید ہی کوئی ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ افضل اور اتم شریعت عطا ہوئی کہ جملہ انبیاءؑ کی شریعتیں مل کر بھی اس پایہ کی نہ ہوئیں، پھر تمہاری یہ کس قدر گستاخی ہے کہ باوجودیکہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر جو اعلیٰ و احسن کامل و مکمل شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی